سوال

نماز تراویح کو چھوڑنا

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مسلمان نماز تراویح کی ادائیگی نہ کرے تو وہ گنہگار نہیں ہوتا، چاہے وہ کسی عذر یا بغیر عذر کے ترک کرتا ہے۔ کیونکہ نماز تراویح فرض و واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے۔ جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا اور اس پر ہمیشگی کی ہے اور مسلمانوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی رغبت دلائی ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مَن قامَ رَمضانَ إيمانًا واحتِسابًا غُفِرَ لهُ ما تقدَّمَ من ذَنبِهِ۔ (رواہ البخاری : 37)

’’جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔‘‘

لہذا کسی بھی مسلمان کے لیے لائق نہیں کہ وہ اس بابرکت مہینے میں بلاوجہ نماز تراویح جیسی مسنون عبادت سے محروم رہے، بلکہ اگر وہ امام کے ساتھ مسجد میں ادا نہیں بھی کر سکتا تو اسے چاہیے کہ وہ گھر میں ادا کرے۔ اور اگر وہ سنت کے مطابق گیارہ رکعات ادا نہیں کر سکتا تو بھی آسانی سے جتنی رکعتیں پڑھی جا سکتی ہوں، پڑھنی چاہیے، چاہے دو رکعت ہی کیوں نہ ہوں۔

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی